سنے ہونگے چمن میں سینکڑوں نالے ہزاروں کے

کلیجہ تھام لو اب دل جلے فریاد کرتے ہیں

فغانِ کشمیر

کشمیر کی ستانوے ۹۷ فیصدی مسلم رعایا کے حقوق و مطالبات

کی بیدردانہ پامالی۔ ان کے جذبات و احساسات کے ساتھ

غیر ہمدردانہ برتاؤ۔ اور ان کے قومی و مذہبی رہنماؤں

کے ساتھ سنگدلانہ و متعصبانہ سلوک کی پُردرد داستان

کا پہلا باب

جسے باجازت

آل انڈیا مسلم کشمیری کانفرنس لاہور

کشمیر پبلسٹی بورڈ نے شائع کیا

تفصیل گذشتہ اجلاس ہائے کانفرنس

سنہ	مقام	پریزیڈنٹ
سنہ ۱۹۱۱ء	لاہور	جناب خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب آنریری اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و رئیس اعظم امرت سر
سنہ ۱۹۱۲ء	امرتسر	آنریبل خان بہادر خواجہ یوسف شاہ صاحب ممبر آف لیجسلیٹو کونسل پنجاب -
سنہ ۱۹۱۳ء	گوجرانوالہ	نواب سر بلند جنگ بہادر حاجی مولوی حمید اللہ خاں صاحب ایم اے بیرسٹر ایٹ لا الہ آباد سابق چیف جسٹس حیدر آباد دکن
سنہ ۱۹۱۴ء	سیالکوٹ	جناب خان بہادر نواب خواجہ محمد اعظم خاں صاحب رئیس اعظم ڈھاکہ -
سنہ ۱۹۱۵ء	گجرات	جناب خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب آنریری اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر رئیس اعظم امرتسر
سنہ ۱۹۱۶ء	جہلم	جناب خان بہادر خواجہ الہ بخش صاحب پنشنر اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ - لاہور -
سنہ ۱۹۱۸ء	راولپنڈی	جناب نواب سر بلند جنگ بہادر حاجی مولوی حمید اللہ خاں صاحب ایم اے بیرسٹر ایٹ لاء الہ آباد سابق چیف جسٹس حیدر آباد دکن -
سنہ ۱۹۲۰ء	لاہور	جناب میاں فیروز الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ و رئیس اعظم امرت سر -
سنہ ۱۹۲۳ء	امرتسر	جناب شیخ عطا محمد صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل پبلک پراسیکیوٹر گجرات رئیس اعظم گوجرانوالہ -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسلمانان کشمیر کے ساتھ جو ریاست میں ۹۷ فی صدی سے کم نہیں ہیں۔ تین فی صدی آبادی جو سلوک کر رہی ہے۔ اس کا رونا آج سے نہیں۔ بلکہ سالہا سال سے رویا جا رہا ہے۔ اور شائد اسی بنا پر شاعر لکھتا ہے ؎

خون کثرت دیکھنا ہو تیغ قلت سے اگر   دیکھ لے آکر کبھی محشرستان کاشمیر

لیکن تین فیصدی اور رائس کے ہم مذہب خداوندان ریاست اور ان کے ہم قوم اخبارات انصاف و رحم سے کام لینے کی بجائے اُلٹا مسلمانوں پر شور و غل مچانے واویلا کرنے اور ان کی حقیقی نمائندہ جماعتوں مسلم کشمیری کانفرنس کشمیر پبلسٹی بورڈ اور ادارۂ عام اسلامی انجمنوں پر جو بوجہ اخوت اسلامیہ مظلوم مسلمانان کشمیر کی حمایت و ہمدردی میں حصہ لیتی رہتی ہیں۔ غیر ذمہ واری۔ کج رفتاری اور غیر دانشمندانہ طریق عمل سے کام کرنے کا الزام لگاتے رہتے ہیں۔

لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ مسلم کشمیری کانفرنس اور کسی دیگر اسلامی انجمن نے آجتک دربار اور ہز ہائینس اور برٹش حکام تک مسلمانان کشمیر کی شکایات اور ان کے مطالبات پہنچانے کے لئے اپنی پاس شدہ قراردادوں کے سوا اور کوئی ذریعہ اختیار نہیں کیا۔ اگر بذریعہ ریزولیوشنز مطالبات پیش کرنا یا بعض امور کی طرف توجہ دلانا کوئی جرم ہے۔ اور غیر ذمہ وارانہ اور غیر دانشمندانہ طریق عمل ہے۔ تو کیا وہ طریق عمل صحیح اور قابل تعریف ہے۔ جو گذشتہ اور پیوستہ سال قلمرو جموں کے قصبات رنبیر سنگھ پورہ وادھم پور میں آریاؤں نے حکام وقت اور پولیس کے احکام کو پاؤں تلے روند کر کیا تھا۔ اور باوجود ممانعتی احکام کے لیکچر دیئے اور دلائے تھے۔

اگر بعض نا عاقبت اندیش حکام کی آنکھوں پر تعصب کی پٹی نہ بندھی ہوتی
تو شاید اس قسم کی قرار دادیں بھی پاس کرنے اور بھیجنے کی ضرورت نہ ہوتی۔ لیکن
بڑی مصیبت یہ ہے۔ کہ ظالم ظلم کرنے کے بعد آنکھیں ہی نہیں بلکہ کان بھی
بند کر کے سو جاتا ہے۔ اور خوابگاہ اتنی بلند منزل پر بناتا ہے۔ کہ داد خواہ
لاکھ چیخے چلائے۔ اس کی آواز تک بھی وہاں نہیں پہنچتی۔ اس صورت میں مظلوم
اگر کسی سے اپنے درد کی دوا طلب کرتا ہے اور یہ کہتا ہے ؎

اے فلک گر تجھے اونچا نہ سنائی دیتا
نالہ اس شور سے کیوں میرا دُہائی دیتا

تو کیا برا کرتا ہے۔

۱۹۲۴ء کے جولائی و اگست میں مسلمانان کشمیر کے ساتھ ریاست کے
ارباب حل و عقد نے جو سلوک کیا ہے۔ اور اسلام آباد اور بارہ مولا کے معابد
اسلامیہ کی جس تعصب و بغض کے ساتھ بے حرمتی کی گئی ہے۔ اور ملہ کھاہ
(قبرستان) کی قدیم و کہنہ مسجد کو محض اپنی ہم مذہب تین فیصدی آبادی
کو خوش رکھنے کے لئے مندر کا نام دیا گیا۔ اور سرکاری قبضہ میں لے لیا
گیا ہے۔ کیا ریاست کے اس افسوسناک طرز عمل کو مدنظر رکھتے ہوئے شاعر
نے یہ غلط کہا ہے؟ ؎

کس طرح مسجد گرا دیتے ہیں مندر کے لئے
اس کی بھی رکھی گئی آخر بنا کشمیر میں

کارخانہ ریشم کے ہزارہا مزدوروں کو نہ صرف یہ شکایت تھی۔ کہ ان کو کام کے
مقابلہ میں مزدوری بہت کم ملتی ہے۔ اور اس پر ستم یہ ہے۔ کہ جو کچھ ملتا
ہے۔ اس میں بعض تلک آفریں بابو اپنی چار کا نذرانہ طلب کرتے تھے
مزدوروں کی پُر زور پہ اصرار اور مسلسل شکایات پر آخر توجہ کی گئی۔
رشوت خوری کے الزام صحیح پائے گئے لیکن کشمیر کے ہر محکمہ پر چونکہ ذیل کا شعر

بجا طور پر چسپاں ہوتا ہے ۔ ؎

ہر محکمہ کو پایا مسلمان سے غالی
گو دیکھا مسلمان کو پنڈت سے زیادہ

اس لئے اس محکمہ میں بھی بہ استثنائے چند سب برادران وطن ہی تھے ۔ اور اس کا لازمی نتیجہ یہی ہونا چاہئے تھا۔ کہ یا تو راشی پنڈت بالکل بچا لیا جاتا۔ یا اُسے کوئی برائے نام سزا دی جاتی ۔ آخر اُسے برائے نام سزا دے کر کسی اور بارک میں تبدیل کر دیا گیا ۔ لیکن مزدوروں نے اس صورت میں جبکہ تحقیقات کا نتیجہ ان کے حق میں تھا۔ اس سزا کو کافی تصور نہ کیا ۔ اور کچھ اس کھلی ہوئی طرفدارانہ رعایت اور چند اور وجوہات کی بناء پر سٹرائیک کرا دی ۔

سٹرائکیں اور ہڑتالیں اس حقوق طلب زمانہ میں ہر جگہ ہو رہی ہیں ۔ ۱۹۲۱ء میں سب سے پہلی اور سب سے عظیم ہڑتال تیس چالیس ہزار ریلوے مزدوروں نے کی تھی ۔ اور وہ کئی ماہ تک رہی تھی ۔ اب دوسری ہڑتال ۱۹۲۵ء میں کئی ماہ تک رہی ہے ۔ اور اس میں بھی ہزارہا مزدور شامل تھے ۔ کلکتہ ۔ بمبئی ۔ مدراس ۔ کراچی کے سرکاری وغیر سرکاری کارخانوں میں آئے دن ہڑتالیں ہوتی رہتی ہیں ۔ ان ہڑتالوں میں ہڑتال کنندگان کے مطالبات کُلہم یا جزوًا تسلیم کر لئے جاتے ہیں ۔ یا اگر ناقابل تسلیم ہوں ۔ تو ان کو جواب دیدیا جاتا ہے ۔ بعض دفعہ ہڑتال کنندگان نے مظاہرہ میں جوش و خروش بھی دکھایا ہے ۔ اور فساد کا اندیشہ بھی ہو گیا ہے ۔ لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا ۔ کہ مسلح فوجیں بلوائی گئی ہوں ۔ اور ان کو ہڑتال کنندوں پر " بزن " کا حکم دیدیا گیا ہو ۔ لیکن یہ شرمناک واقعہ یہ ہیبت ناک سانحہ جس نے سننے والوں کے دل دہلا دیئے ۔ اور دیکھنے والوں کو محو فغاں کر دیا ۔

جولائی سنہ ۱۹۳۲ء کو سری نگر میں سرکاری ہسپتال کے سامنے ہوا۔ جہاں کارخانہ ریشم کے ہزارہا مزدور اپنی پھٹی پرانی لوئیاں اوڑھے اس امید پر بیٹھے تھے کہ اپنے بےگناہ مزدور بھائیوں کی گرفتاری کی وجوہات دریافت کریں۔ جو رات کو بارہ بجے کے قریب اپنے اپنے گھروں سے گرفتار کرکے حوالات میں بند کر دیئے گئے ہیں۔ گورنر کشمیر .... (جو غیر کشمیری ہے) کی موجودگی میں غریب و بیکس اور نہتے مزدوروں کو شکار لیسنہ فتراک سمجھکر مسلح و سوار فوج نے اپنے نیزوں کو اس قسم کی حرکت دی۔ اور ان سے وہ کام لیا۔ کہ سوائے بے رحم گورنر کے سب کلیجے پکڑ کر رہ گئے۔

اس واقعہ کو ابھی شائد ایک مہینہ بھی نہ گذرا تھا۔ کہ مشہور مفسد اور متعصب اخبار عام کے ایک مضمون کی بنا پر شوریدہ سر اور مفتنی پنڈتوں کی ایک جماعت نے مسلمانان کشمیر کی سب سے اہم اور سب سے زیادہ عقیدت کی متبرک عمارت خانقاہ معلےٰ پر اینٹوں اور پتھروں سے حملہ کر دیا۔ اور جوتوں سمیت، اندر جا کر اس کی بعض کھڑکیاں بھی توڑ ڈالیں ان پے در پے سختیوں نے مسلمانوں کو باور کرا دیا۔ کہ ہمارے جذبات کو علانیہ پامال کیا جا رہا ہے۔ اور سزائیں دیکر اور ہم پر توپیں اور فوجیں لا کر ہم کو ڈرایا اور دھمکایا جا رہا ہے۔ کہ ہم حکام کے مظالم کے خلاف کوئی آواز بلند نہ کر سکیں۔

چند دنوں کے بعد ہی جب محرم کی تقریب آئی۔ تو ذوالجناح اور ماتمی جلوس نکالنے کے لئے عمداً پابندیاں لگا دی گئیں۔ صرف یہی نہیں ہوا۔ بلکہ صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (گورنر صاحب) کے حکم سے پولیس عزاداران حسین سے ذوالجناح بھی چھین کر لے گئی۔ اس موقعہ پر اگر مسلمان مشتعل بھی ہو جاتے (اور شاید ایسا کرنے سے یہی منشاء تھا) تو کوئی تعجب نہ تھا لیکن مسلمانوں نے جن میں سنی اور شیعہ سب شامل تھے۔ اس صبر و ضبط سے کام لیا۔ جو باوجود ہر قسم کے اشتعال انگیز تشدد کے ان سے اب تک ظہور میں

آتا رہا ہے

کتنا تمہارا ظلم ہے کتنا ہے میرا صبر
آؤ تو کچھ ہمارا تمہارا حساب ہو

ان دل آزارانہ بلکہ خونیں واقعات کی یاد ابھی تازہ ہی تھی۔ اور مسلمانوں کے زخم ابھی مندمل نہیں ہوئے تھے۔ کہ حضور والیسرائے لارڈ ریڈنگ کی سیاحت کشمیر کی خبریں گوشزد ہونے لگیں۔ مسلمانوں کے نمائندے جمع ہوئے۔ متعصب و بے رحم حکام کے طرز عمل سے انہیں کسی انصاف و بہبود کی توقع نہ تھی۔ ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر بلکہ سر راجہ ہری سنگھ بہادر تک جاتے ہیں ان کے لئے صد ہا روکاوٹیں تھیں۔ ہز ہائینس اور سر راجہ صاحب کو جو خبریں ملتی تھیں۔ ان کا زبردست اور معتبر ذریعہ گورنر صاحب اور منسٹر مال صاحب تھے اور یہ دونوں وہ صاحب تھے جن کے سامنے اور بقول بعض جن کی اجازت سے کارخانہ ریشم کے مزدوروں پر فوج نے حملہ کیا۔ اس لئے مسلمانان کشمیر کے نمائندوں نے اپنی سیاسی مذہبی اور معاشرتی شکایات کا ایک محضر (میموریل) تیار کیا جس میں بدلائل قاطع و براہن ساطعہ اعداد و شمار دے کر بتایا گیا تھا کہ ریاست کی کل آمدنی کا ننانوے فیصدی حصہ مندوارکان حکومت کی جیبوں میں جاتا ہے اور صرف ایک فی صدی ۹۷ فیصدی آبادی کو دیا جا رہا ہے۔ ہم میموریل کی بعض دفعات کا یہاں خلاصہ درج کرتے ہیں۔

(۱) اراضیات کے حقوق مالکانہ کا سوال ایک ہی دفعہ ہمیشہ کے لئے طے کر دیا جائے۔ اور صوبہ کشمیر کے باشندگان کو ان کے جائز حقوق مالکانہ واپس دے دیئے جائیں۔

(۲) کونسل کے نظام ترکیبی میں مسلمانوں کا عنصر اس تناسب کے ساتھ بڑھایا جائے۔ جو ان کو صوبہ کشمیر میں بلحاظ آبادی وغیرہ حاصل ہے۔

(۳) ریاست کشمیر کی ملازمت کے کل شعبوں اور درجوں میں اور ریاست کی نظم و نسق میں جائز حصہ حاصل کرنے کے لئے مقامی مسلمانوں کو آئندہ کل محکمہ جات میں ایسی تمام اسامیوں پر مامور کیا جائے۔ جو اہلکاروں کی موت، موقوفی یا پنشن پر چلے جانے کے باعث آئندہ خالی ہوں اور اگر کوئی مقامی مسلمان مطلوبہ قابلیت اور لیاقت کا نہ مل سکے۔ تو بیرون ریاست سے کسی ایسے مسلمان کو بلوا لیا جائے۔ جو غیر جانبدار ہو۔ اور کسی کے اثر میں نہ آ سکے۔ اور اس کو عارضی طور پر مقرر کیا جائے تاوقتیکہ مطلوبہ قابلیت اور لیاقت کا کوئی مقامی مسلمان دستیاب نہ ہو۔

(۴) اس وقت ریاست کی ملازمت میں بہت سے ہندو اہلکار ایسے ہیں۔ جو مسلمہ طور پر رشوت ستان ہیں۔ لیکن ان کے افسران جو ان کے ہم مذہب ہیں انکے قابل گرفت اعمال سے اغماض کرتے ہیں۔ اس قسم کے اہلکاروں کے متعلق تحقیقات کے لئے ایک غیر جانبدار کمیشن مقرر کی جائے۔ اس سے ریاست کو دو فائدے ہوں گے۔ ایک تو مسلمانوں کی بھرتی کے لئے راہ نکل آئے گی اور دوم مسلم آبادی رشوت ستانی اور جبر و تعدی کی دیرینہ تکالیف سے بچ جائیگی۔

(۵) چونکہ صوبہ کا گورنر کاشتکار جماعت کا گارڈین ہوتا ہے۔ اس لئے چاہیئے۔ کہ مسلمان گورنر بھی ہوں۔ اور اگر لائق مسلمان میسر نہ ہوں تو انگریز گورنر مقرر کئے جائیں۔ اسی طرح دیگر اعلےٰ عہدوں مثلاً سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ نائب سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ سپرنٹنڈنٹ کسٹم وغیرہ پر بھی کشمیری مسلمانوں کو تعین فرمایا جائے۔

(۶) کارخانہ ریشم کے مقدمہ کی امثلہ کو کسی ایسی ٹربیونل کے سپرد کیا جائے۔ جو کم از کم دو قانون دان اور غیر جانبدار ججوں پر مشتمل ہو۔ اور جن میں ایک یورپین ضرور ہونا چاہیئے۔

(۷) سیالکٹ فیکٹری میں صرف مسلمان ہی محنت اور مزدوری کرتے ہیں اور اس محنت کش جماعت کے جائز حقوق کی حفاظت کے لئے ضروری ہے۔ کہ افسروں کے عملہ میں مسلمانوں کا عنصر بڑھا دیا جائے۔

(۸) محکمہ شالی کو توڑ دیا جائے۔ اگر فی الحال یہ مناسب نہ ہو۔ تو درآمد کے متعلق جو قیود عائد ہیں۔ ان سب کو اٹھا دیا جائے یا اور اس محکمہ میں بھی مسلمانوں کو بہ تناسب آبادی بھرتی کیا جائے۔ اور مانگ کو کم کرنے کے لئے شالی صرف غریب لوگوں کے پاس فروخت کی جائے۔

(۹) کشمیر میں مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کے لئے ایک ماہر تعلیمات کو خواہ وہ مسلمان ہو یا یورپین مقرر کیا جائے۔ سب سے پہلے شہر میں جبریہ ابتدائی تعلیم مفت جاری کی جائے۔ اور پھر آہستہ آہستہ قصبات اور بڑے بڑے دیہات میں اس کو رائج کیا جائے۔ معلموں اور انسپکٹروں کے عملے میں آئندہ مسلمانوں کو زیادہ تعداد میں بھرتی کیا جائے۔ اور ہندوستان اور یورپ میں علوم و فنون حاصل کرنے کے لئے مسلمانوں کو کافی تعداد میں وظائف دیئے جائیں۔

(۱۰) بیگار کے موجودہ طریق کو سختی کے ساتھ رد کیا جائے اور اس کی جگہ ٹھیکہ پر کام لینے کا طریق جاری کیا جائے۔

(۱۱) جو اراضیات غیر مسلم قوموں نے ناجائز طریق پر حاصل کر رکھی ہیں۔ وہ حقدار مسلمانوں کو واپس دلائی جائیں۔

(۱۲) جیسا کہ ہز ہائینس نے وعدہ فرمایا تھا ریاست میں ایک مجلس آئین و قوانین فوراً قائم کی جائے جس کے اراکین بذریعہ عام انتخاب چنے جائیں۔ چونکہ اس وقت ریاست میں عوام کی رائے کا کچھ دخل نہیں ہے۔ لہذا رعایائے کشمیر کی فلاح و بہبود کے لئے اس مجلس کا قائم ہونا نہایت ضروری ہے۔ اور ممبروں کی تعداد مقرر کرنے میں آبادی

کے تناسب کا لحاظ رکھا جائے۔

(۱۳) انجمن ہائے امداد باہمی کاشتکاروں کے لئے از بس سودمند ہیں۔ ان کو فروغ دیا جائے۔ اور صوبہ کے تمام مقامات میں ان کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ تمام وادی کشمیر میں اس قسم کی انجمنوں کو قائم کر دیا جائے۔

(۱۴) موجودہ صورت میں تمام ٹھیکہ جات مثلاً جنگلات۔ سڑکیں تعمیرات وغیرہ وغیرہ غیر مسلموں اور غیر ملکیوں کو دیئے جاتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ بہت سا زر و مال ریاست کی حقدار رعایا سے نکلکر غیر ملکیوں کے ہاتھوں میں جا پہنچتا ہے۔ اس قسم کے ٹھیکے ریاست کے باشندوں کو بالعموم اور مسلمانوں کو بالخصوص دیئے جائیں۔

(۱۵) مسلمانوں کی مسجدوں اور متبرک جگہوں کو جو اس وقت ریاست کی تحویل میں ہیں۔ واگذار کر دیا جائے۔ اور آئندہ مسلمانوں کی خانقاہوں، مسجدوں۔ اور قبرستانوں کو مقامی ہنود کی دستبرد سے بچایا جائے

(۱۶) جامع مسجد کی مرمت اور تعمیر وغیرہ کے لئے مسلمان کاشتکاروں سے فی روپیہ چھ پائی لگان مقررہ سے زائد لیا جاتا ہے۔ ہم اس زائد رقم کو بہ طیب خاطر اس شرط پر ہمیشہ کے لئے دینے کو تیار ہیں۔ کہ نصف رقم جامع مسجد کی مرمت و تعمیر پر صرف کی جائے۔ اور جب یہ تعمیر ختم ہو جائے۔ تو پھر دیگر مساجد کی مرمت کی جائے۔ جو بلحاظ فن تعمیر کسی خاص قسم سے تعلق رکھتی ہوں۔ اور باقی ماندہ نصف سمت ۱۹۸۲ سے مسلمانوں کی تعلیمی ضروریات پر خرچ کیا جائے۔ اور اس کے انتظام اور نگرانی کے لئے مسلمانوں ہی کا ایک بورڈ تجویز کیا جائے۔ 1925ء

(۱۷) سرینگر کے جلوس ذوالجناح، خانقاہ شاہ ہمدان، چبوترہ نماز ملحقہ چشمہ اسلام آباد اور چبوترہ نماز بارہ مولا کی تحقیقات کے لئے یورپین افسروں کی ایک غیر جانب دار کمیشن مقرر کی جائے۔

(۱۸) رزیڈنٹ صاحب بہادر کشمیر کو مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کا اسی طرح جوابدہ قرار دیا جائے۔ جیسا کہ وہ ۲۰ سال..... قبل تھے۔ کیونکہ مسلمانوں کے حقوق فقط عمال ریاست کی بے پرواہی کی وجہ سے پامال اور غیر محفوظ ہو رہے ہیں۔

نوٹ ۔ میمورئیل کے ساتھ ایک سٹیٹمنٹ گزٹیڈ افسروں کی تعداد اور ان کی تنخواہوں کی جو بروئے سول لیسٹ مرتبہ دربار کشمیر تیار کی گئی تھی ۔ شامل کی گئی تھی جس کا خلاصہ ذیل میں درج ہے

غیر مسلم		مسلم		کل میزان	
تعداد	تنخواہ	تعداد	تنخواہ	تعداد	تنخواہ
۴۲۱	۱۶۵۰۱۱۴	۵۵	۱۴۷۸۵۲	۴۷۶	۱۷۹۷۹۶۶

اس کے علاوہ

پرائیویٹ ڈیپارٹمنٹ سرکار والا	۱۴۰۰۰۰۰
" " سر راجہ صاحب بہادر	۱۶۰۰۰۰۰
دھرم ارتھ ڈیپارٹمنٹ	۲۰۰۰۰۰
شالی سٹور	۲۲۵۰۰۰
کل میزان	۳۴۲۵۰۰۰ روپیہ

سالانہ ہے ۔ زیادہ تر ہندوؤں کے پاکٹ میں جاتا ہے ۔ مسلمانوں کو اس میں سے ایک نہایت قلیل رقم ملتی ہے ۔

یہ محضر نامہ اکتوبر ۲۴ ۱۹ء میں (حضور والیسرائے ۱۴ اکتوبر سے ۲۸ اکتوبر تک کشمیر میں رہے) مسلمانان کشمیر کے نمائندوں اور ایلچیوں نے لارڈ ریڈنگ بہادر کی خدمت میں پیش کیا۔ اور حضور وائسرائے نے وہ میموریل بجنسہٖ (جواب طلبی کے لئے) دربار کشمیر میں بھیجدیا جب تک حضور والیسرائے کشمیر میں رہے میموریل یا میموریئل دہندگان خاطرداری کی مصروفیتوں کی وجہ سے خاموش رہے۔ لیکن جونہی والیسرائے تشریف لے گئے۔ اور حکام کو ذرا سستانے کا موقع ملا۔ تو میموریئل پر توجہ ہوئی۔ رائے بہادر کرنل جنک سنگھ صاحب منسٹر مال چوہدری خوشی محمد صاحب اور مسٹر گلینسی ممبر فنانس و پولیس نے میموریئل پر دستخط کنندگان کے بیانات لینے شروع کئے۔ بظاہر تو یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ اس طریق سے تحقیقات اور محضر نامہ کی تصدیق مطلوب تھی۔ لیکن شہر (سرینگر) میں عام افواہیں اس قسم کی پھیلی ہوئی تھیں۔ کہ یہ سارا سوانگ رعب و داب قائم رکھنے کے لئے کیا جارہا ہے۔ تاکہ وزراء دربار کی موجودگی میں کسی کو محضر نامہ کی شکایات کی تصدیق کی جرأت نہ پڑے۔ دستخط کنندگان نے کیا بیانات دیئے۔ ان پر کس قسم کا رعب ڈالا گیا۔ یہ سب کچھ ابھی پردۂ راز میں ہے۔ لیکن اس قدر سب لوگ جانتے ہیں۔ کہ بیانات دینے والے کمیشن کے ممبروں سے مرعوب نہیں ہوئے۔ اور کشمیر کے لوگوں سے اس قسم کا عزم و استقلال اور اس قسم کی حق گوئی و حریت خداوندان ریاست کیلئے بالکل نئی بات تھی۔ اور یہی بات آگے چلکر میموریئل دہندگان کے لئے تکلیف اور نقصان کا موجب قرار دی گئی۔

کسی قوم اور کسی ملک میں کسی ملک یا کسی قوم کے ایلچی اور نمائندہ کے ساتھ بدسلوکی نہیں کی جاتی لیکن کشمیر میں جو بات ہے نرالی ہے۔ یہاں ان قومی سفیروں اور قومی نمائندوں کو جو ۳۰ لاکھ مسلمانان کشمیر کی صحیح ترجمانی اپنے میموریل کے ذریعہ کررہے تھے۔ گردن زدنی قرار دیا گیا۔ حالانکہ اگر

قصور تھا۔ تو سارے مسلمانوں کا تھا جن کے وہ قائم مقام تھے۔ یا ان سرکاری کاغذات کا تھا جن کے شمار و اعداد اور جن کے حوالہ جات سے یہ میموریل مرتب کیا گیا تھا یا ان متعصب حکام کا تھا جنہوں نے اپنے ظلم و تعصب سے کشمیر کو ۳ فی صدی آبادی کے لئے بہشت اور ۹۷ فی صدی آبادی کے لئے دوزخ بنا رکھا ہے

کیا اسی انصاف پر لے مدعی دعوئے عدل
تین فی صد کے لئے ستانوے فی صد کا قتل

۱۵ مارچ ۱۹۲۵ء مطابق ۳ چیت سمت ۱۹۸۱ اب کا دن جدید کشمیر کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گا۔ یہی وہ دن ہے جس دن کشمیر کے مظلوم و معتوب مسلمان باشندوں کے لیڈروں کو مصائب و آلام کا آماجگاہ بنایا جاتا ہے اسی دن ان کے محبوب لیڈر فدائے ملک و ملت خواجہ سعدالدین صاحب شال رئیس سری نگر کے مکان پر حکام ریاست کے حکم سے ایک انسپکٹر اور دو سب انسپکٹران پولیس نے ڈیڑھ سو سپاہیوں کی جمعیت کے ساتھ دھاوا بول دیا اس وقت خواجہ صاحب کا اکلوتا بیٹا مرض نمونیہ میں مبتلا تھا۔ اور آپ اس کی تیمارداری میں مصروف تھے۔ آپ نے صبر و شکر کے ساتھ ریاست کے جبریہ احکام کی تعمیل کی۔ اور اپنے نور نظر پر حسرت کی ایک نظر ڈالی اور پولیس پہلے بند گاڑی میں اور پھر موٹر میں بٹھا کر پنجاب کی طرف لے گئی۔ یہ جلاوطنی اس جرم کی سزا تھی۔ کہ انہوں نے ریاست کی ناانصافیوں کی داستان پر دستخط کیوں کئے۔ رات کو دن اور جھوٹ کو سچ کیوں نہیں کہا۔ اور باطل کو حق پر ترجیح کیوں نہیں دی؟ اس جرم میں اور صرف اسی جرم میں ان کے پیارے وطن (کشمیر) سے جس کی ترقی و بہبود کا ان کو یقیناً جلاوطن کرانے والوں سے زیادہ درد اور خیال ہے۔ جبراً جدا کر دیا گیا۔

خواجہ حسن شاہ صاحب نقشبندی رئیس و جاگیردار کی جنکی خاندان کی اور جن کی ذات خاص کی عظمت و وقعت آج بھی کشمیر میں نہ مٹنے والی شہرت رکھتی

ہے۔ چار ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر میموریل پر دستخط کرنے کے جرم میں ضبط کر لی گئی۔ ان کے قابل صاحبزادہ خواجہ نور شاہ صاحب تحصیل دار خاص کا نہ صرف درجۂ ترقی (وزیر وزارت) غصب کر کے ایک اور کو دیدیا گیا۔ بلکہ ان سے اس قسم کا سلوک روا رکھا گیا۔ کہ پہلے تو وہ جبریہ رخصت لینے پر مجبور ہوئے۔ اور پھر ان کے ایک مشورہ طلب عرلضیہ کو زبردستی استعفےٰ بنا کر منظور کر لیا گیا۔ حالانکہ خواجہ نور شاہ صاحب کا میموریل سے کوئی تعلق اور واسطہ نہ تھا لیکن ؎

بات کیا چاہئے جب مفت کی حجت ٹھہری
اس گنہ پر مجھے مارا کہ گنہ گار نہ تھا

حسین شاہ صاحب جلالی ذیلدار بھی اسی جرم بے جرمی اور گناہ بے گناہی کی بدولت ذیلداری سے علیحدہ کر دیئے گئے۔

لیکن کیا جو تحریک بیداری واحساس کی دیگر ممالک وریاستہائے ہند کیطرح کشمیر میں پیدا ہوگئی ہے۔ تشدد وظلم کی اس وحشت ناک پالیسی سے رک سکتی ہے ؟ یہ تحریک باغیانہ نہیں ہے مفسدانہ نہیں ہے۔ حکمران خاندان کے خلاف نہیں ہے۔ یہ تحریک دربار اور رعایا کو تعلیم کی طرف توجہ دلاتی ہے اپنے حقوق ومطالبات حکام کے آگے پیش کرنے کے طریقے بتاتی ہے۔ ملک سے بیگار وجہالت کی لعنت دور کر کے کشمیر کے فرمانروا کو جاہل اور مفلس لوگوں کا بادشاہ بنانے کی بجائے مہذب ومتمول رعایا کا مہاراجہ مشہور کرنا چاہتی ہے۔ اور کونسل میں آزادانہ سپرٹ پیدا کر کے نظام حکومت میں تبدیلی کی خواہشمند اور مسلمانوں کے ساتھ انصاف ومساوات کی خواہاں ہے۔

کشمیر میں جو کچھ ہوا۔ اور جو کچھ ہو رہا تھا اس پر بہت کچھ پردہ ڈالنے کی کوشش کی جاتی رہی۔ اسلام آباد میں مسلمانوں کو تہس نہس کرنے کے لئے لشکر اور توپ خانے منگوائے گئے۔ بارہ مولا میں مسلمانوں کو مجبور کیا گیا۔ کہ وہ

مسجد کی دیواریں اپنے ہاتھوں سے گرا دیں۔ سرینگر میں ریشم خانہ کے مزدوروں کو بندوقوں کے کُندوں اور سنگینوں کی نوکوں سے زخمی اور مجرُوح کر کے اُلٹے ان پر بلوہ و بغاوت کے مقدمات قائم کئے گئے۔ اور بیرُونی دُنیا کو بیخبر رکھنے کے لئے تار رکوا دیئے گئے۔ لیکن مظلوموں کی آہیں توپ و تفنگ سے زیادہ اثر رکھتی ہیں۔ وہ نہ صرف آہنی دیواروں بلکہ ہمالہ کے سر بفلک پہاڑوں کو چیرتی اور کشمیر کی وادیوں کو طے کرتی پنجاب کے میدانوں میں جس جس جگہ اور جس جس مقام پر گئیں۔ ان لوگوں کو جن کے پہلو میں پتھر نہیں۔ بلکہ درد سے بھرا ہوا ایک گداز دل ہے۔ ہم نوا و ہم آہنگ بناتی گئیں۔

مُسلمانان پنجاب نے اپنے مظلوم بھائیوں کی ہمدردی میں کُل مومن اخوۃ کا پورا ثبوت دیا۔ بلا کستان کشمیر کے ساتھ نہ صرف زبانی ہمدردی کا اظہار کیا۔ بلکہ آل انڈیا مسلم کشمیری کانفرنس نے آنریبل ریذیڈنٹ اور حضور والیسرائے کو تار دینے کے علاوہ مظالم کشمیر کو روشنی میں لانے اور مسلمانان کشمیر میں احساس ملیہ پیدا کرنے کے لئے ایک مستقل جماعت کشمیر پبلسٹی بورڈ کے نام سے قائم کی۔ جو اس وقت تک اپنے کئی اجلاس کر چکی ہے۔ اور انگریزی میں ایک پمفلٹ بھی کشمیر کے مصیبت زدگان کے متعلق چھاپ چکی ہے۔ پنجاب کے کئی مقامات میں ہمدردانہ جلسے ہوئے قرار دادیں پاس ہوئیں۔ ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر۔ سر راجہ ہری سنگھ صاحب۔ آنریبل ریذیڈنٹ صاحب حضور والیسرائے بہادر اور ان کے پولٹیکل ڈیپارٹمنٹ میں ان قرار دادوں کی نقلیں بھیجی گئیں۔ اور دربار کے جو نامنصفانہ احکام قوم کے حقوق و مطالبات پیش کرنے والوں کے متعلق جاری کئے ہیں۔ ان کی منسوخی و موقوفی کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اور زبان حال سے یہ عرض کیا گیا ؎

یا پرسش بیداد ہوا ے داورِ محشر
یا کہدے کہ انصاف یہاں ہو نہیں سکتا

ہم مسلمانانِ کشمیر کو یقین دلاتے ہیں۔کہ پنجاب کے مسلمانوں اور بالخصوص کشمیری کانفرنس کے اراکین جو کچھ اپنے اسلامی برادران کشمیر کے لئے کر رہے ہیں۔ وہ صدا بہ صحرا نہیں ہے۔ان کوششوں اور ان عرضداشتوں کا ضرور نتیجہ نکلیگا اور اگر دربار کشمیر اپنی کثیر التعداد مسلمان رعایا کے ساتھ ایسی ہی بے اعتنائی و بے رخی اور ایسی ہی حقارت و نفرت کا برتاؤ کرتا رہا۔تو وہ وقت دور نہیں ہے جبکہ مجبوراً حق بجانب اور موثر ایجی ٹیشن کو کام میں لانا پڑے گا۔

ہم اب بعض مقامات کے جلسوں کے ریزولیوشنز جو مصائب زدگان کشمیر کی ہمدردی میں پاس ہوئے ہیں۔پبلک کی آگاہی اور دربار کشمیر کو ان پر خاص اور ہمدردانہ توجہ دلانے کے لئے ذیل میں درج کرتے ہیں۔اور ہمیں امید ہے۔کہ دربار کشمیر نہایت دانشمندی اور حقیقی انصاف پروری سے کام لیکر فضائے کشمیر کو اور زیادہ مکدّر ہونے سے بچائیگا۔اور اس کی صرف یہی ایک صورت ہے۔کہ میموریل کے متعلق جن مسلمانوں کے ساتھ ظلم کیا گیا ہے۔ ان کے ساتھ انصاف کیا جائے۔اور مسلمانان کشمیر کے حقوق و مطالبات پر جو میموریل میں درج ہیں۔ عملی توجہ فرمائی جائے۔

مظالم کشمیر کے متعلق قراردادیں

جو صوبہ پنجاب کی مختلف انجمنوں نے منظور کیں

سنٹرل سٹینڈنگ کمیٹی کشمیری کانفرنس

(۲۶ اپریل ۱۹۲۵ء)

سید محسن شاہ صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل ہائی کورٹ وآنریری جنرل سیکرٹری آل انڈیا مسلم کشمیری کانفرنس نے کشمیر کے واقعات حاضرہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ حضور وائسرائے لارڈ ریڈنگ جب اکتوبر ۱۹۲۴ء میں کشمیر تشریف لے گئے۔ اور وہاں جب مسلم نمائندگان کشمیر نے مسلمانوں کی پُر درد داستان کا ایک مرقع عرضداشت کی صورت میں ہز ایکسلنسی کے پیش کیا۔ تو اپنا درد دل بیان کر کے حقوق طلب کرنے کی پاداش میں ریاست کے ارباب حل وعقد نے کس طرح ایک معزز مسلمان کو جلاوطن کیا۔ ایک کی جاگیر ضبط کی۔ ایک کا تحصیلداری کے عہدہ سے (حالانکہ اس کا اس میموریل سے کوئی تعلق بھی نہ تھا) جبری استعفےٰ لیا۔ اور ایک کو ذیلداری سے علیحدہ کر دیا۔ اور بعض دوسرے دستخط کنندگان اور عام مسلمان کشمیر کو خفیہ اور علانیہ تشدد و رعب سے ڈرایا اور دھمکایا گیا۔ ان تمام دردناک انکشافات کے بعد بہ تحریک صاحب سیکرٹری قرار پایا۔ کہ مسلمانان کشمیر کی حقیقی تکالیف اور ان کے واجب حقوق اور ان کی جائز شکایات کو روشنی میں لانے اور مسلمانان ریاست میں جن کی تعداد (جموں۔ پونچھ اور سرحدی اضلاع گلگت و لداخ سمیت) ۲۵-۲۶ لاکھ سے کم نہیں ہے۔ تعلیمی و سیاسی تحریکات کا لٹریچر پھیلانے کے لئے ایک پبلسٹی کمیٹی قائم کی جائے جس کا نام کشمیر

ہیلتھی بورڈ رکھا جائے۔ چنانچہ حاضرین جلسہ نے بالاتفاق اس کی تائید کی۔ اور نہ صرف یہ قرارداد بالاتفاق منظور ہی ہوگئی۔ بلکہ اسی وقت اس کے سکرٹری۔ پریزیڈنٹ اور کارکن ممبران کے نام بھی منتخب کرلئے گئے۔ اور اس کے لئے ایک علیحدہ فنڈ منظور کیا گیا۔

انجمن کشمیری مسلمانان جلالپور جٹاں

۱۸ مئی ۱۹۲۵ء

ریزولیوشن نمبر (۱) کشمیری مسلمانان جلالپور جٹاں کا یہ جلسہ دربار کشمیر کے ان مظالم کو جو حال ہی میں اس نے خواجہ حسن شاہ صاحب کی ضبطی جاگیر۔ خواجہ سعدالدین صاحب شال کی جلاوطنی۔ خواجہ نورشاہ صاحب تحصیلدار وغیرہ کی علیحدگی کی صورت میں کئے ہیں۔ خلاف عدل و انصاف تصور کرتا ہے۔ اور دربار کشمیر کی مسلم کش پالیسی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہوا حضور مہاراجہ صاحب والئے جموں وکشمیر سے استدعا کرتا ہے۔ کہ وہ مسلمانان کشمیر کو ان کے واجبی حقوق عطا کرتے ہوئے خواجہ حسن شاہ صاحب نقشبندی کی ضبطی جاگیر خواجہ سعدالدین صاحب شال کی جلاوطنی خواجہ نورشاہ صاحب .... کی علیحدگی کے احکام منسوخ فرماکر اپنی مسلم رعایا کی دلجوئی کریں۔ محرک شیخ غلام محی الدین صاحب سیکرٹری انجمن کشمیری مسلمانان جلالپور جٹاں و موید سید نواب شاہ صاحب۔

(۲) کشمیری مسلمانان جلالپور جٹاں (ضلع گجرات) کا یہ جلسہ آل انڈیا مسلم کشمیری کانفرنس کے مقرر کردہ کشمیر ہیلتھی بورڈ کو بہ نظر استحسان دیکھتا ہوا کانفرنس کو یقین دلاتا ہے۔ کہ کشمیری مسلمانان جلالپور جٹاں کشمیر کے بیکس اور مظلوم مسلمانوں کی ہر خدمت کے لئے کشمیری کانفرنس کا ہاتھ بٹانے کو تیار ہیں۔ محرک میر طالع محمد صاحب بی اے۔ ایچ پی ہیڈ ماسٹر موید ملک محمد الدین صاحب میونسپل کمشنر۔

ریزولیوشن ۳ کشمیری مسلمانان جلالپورجٹاں کا یہ جلسہ قرار دیتا ہے۔ کہ مندرجہ بالا ریزولیوشنوں کی نقول اخبار کشمیری سیاست۔ زمیندار۔ مسلم اوٹ لک کشمیری کانفرنس لاہور۔ اخبار رنبیر جموں۔ وکیل امرتسر اور آنریبل ریزیڈنٹ صاحب کشمیر اور ہزہائنیس مہاراجہ صاحب بہادر کی خدمت میں روانہ کی جائیں۔ محرک شیخ میراں بخش صاحب میونسپل کمشنر۔ مؤید شیخ محمد الدین صاحب۔

کشمیری مسلمانان سیالکوٹ

ریزولیوشن ۱ کشمیری مسلمانان سیالکوٹ کا یہ عظیم الشان جلسہ دربار جموں و کشمیر کے اس صریح ظلم یعنی خواجہ حسن شاہ صاحب نقشبندی رئیس سرینگر کی ضبطی جاگیر خواجہ سعدالدین صاحب شال رئیس سرینگر کی جلاوطنی۔ خواجہ نور شاہ صاحب تحصیلدار کی علیحدگی (بذریعہ جبری استعفیٰ) پر دلی نفرت و حقارت کا اظہار کرتا ہوا متذکرہ صدر فدایان ملت سے ان کی اس مصیبت میں اظہار ہمدردی کرتا ہے۔ محرک۔ خواجہ محمد کرم الٰہی صاحب بی اے وکیل سیالکوٹ۔ مؤید بابو عبدالرحمٰن صاحب۔

ریزولیوشن ۲ کشمیری مسلمانان سیالکوٹ کا یہ جلسہ حضور نواب گورنر جنرل والیسرائے ہند کی توجہ خواجہ حسن شاہ صاحب نقشبندی کی ضبطی جاگیر خواجہ سعدالدین صاحب شال کی جلاوطنی خواجہ نور شاہ صاحب نقشبندی تحصیلدار کی علیحدگی (بذریعہ جبری استعفیٰ) .... کی طرف مبذول کراتا ہوا استدعا کرتا ہے۔ کہ حضور والا ازراہ انصاف دربار جموں و کشمیر کو ۹۷ فی صدی مسلم رعایا کے حقوق کی طرف فوری توجہ دلائیں۔ اور میموریل اصلاحات کے سلسلہ میں مندرجہ بالا فدایان ملت کے لئے جو احکام دربار کشمیر نے شائع کئے ہیں۔ ان پر نظر ثانی فرما کر ان کو منسوخ فرمائیں محرک مولانا محمد ابراہیم صاحب سردار جماعت اہلحدیث سیالکوٹ۔ مؤید خواجہ

حاکم الدین صاحب پروپرائٹر حاکم اینڈ کمپنی سیالکوٹ و چوہدری پیر بخش صاحب۔

ریزولیوشن ۳ کشمیری مسلمانان سیالکوٹ کا یہ جلسہ مہاراجہ صاحب بہادر جموں و کشمیر سے بہ ادب استدعا کرتا ہے۔ کہ خواجہ حسن شاہ صاحب نقشبندی کی ضبطی جاگیر۔ خواجہ سعد الدین صاحب شال کی جلاوطنی اور خواجہ نور شاہ صاحب تحصیلدار کی علیحدگی کے متعلق جو احکام دربار کشمیر سے صادر ہو چکے ہیں۔ ان پر نظر ثانی فرماتے ہوئے مسلمانان کشمیر کی حقیقی تکالیف کو دور کر کے تمام ہی خواہان ریاست کو شکر گذاری کا موقع بخشیں۔ محرک مسٹر عبد السمیع صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل۔ مؤید چوہدری میراں بخش صاحب۔

ریزولیوشن ۴ مندرجہ بالا ریزولیوشنز کی باقاعدہ نقول۔ پرائیویٹ سیکرٹری وائسرائے ہند شملہ۔ ہز ہائنیس مہاراجہ صاحب بہادر کشمیر۔ سر راجہ ہری سنگھ بہادر ولی عہد۔ سید محسن شاہ صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل آنریری جنرل سیکرٹری آل انڈیا مسلم کشمیری کانفرنس لاہور اور کشمیر ریلیف بورڈ کے نام روانہ کیجائیں محرک خواجہ محمود صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل۔ مؤید خواجہ احمد علی صاحب وکیل

مُسلم کشمیری سوسائٹی رنگپورہ سیالکوٹ

۶ جون ۱۹۲۵ء

ریزولیوشن ۱ مُسلم کشمیری سوسائٹی رنگپورہ کا یہ جلسہ ریاست جموں و کشمیر کے متعصب حکام کے خلاف ان کے انصاف و انسانیت سوز احکام پر جو خواجہ سعد الدین صاحب شال کی جلاوطنی خواجہ حسن شاہ صاحب نقشبندی کی ضبطی جاگیر۔ خواجہ نور شاہ صاحب وغیرہ کی سٹیٹ سروس سے علیحدگی کے متعلق عمل میں لائے گئے ہیں۔ ان پر بڑی شد و مد سے احتجاج کرتے ہوئے لفرت و حقارت کا اظہار کرتا ہے محرک بشیر احمد صاحب مرچنٹ۔ مؤید حاجی ملک بڈھے خانصاحب۔

ریزولیوشن ۲ مسلم کشمیری سوسائٹی ناگپور کا یہ جلسہ مہاراجہ صاحب بہادر جموں و کشمیر و سرراجہ ہری سنگھ بہادر ولی عہد ریاست عالیہ کی خدمت میں استدعا کرتا ہے۔ کہ وہ متذکرہ صدر مظلومین کے متعلقہ احکام پر نظر ثانی فرما کر تمام ہی خواہان کشمیر کو شکر گذاری کا موقع بخشیں۔ محرک شیخ عبدالرحیم صاحب آنریری سیکرٹری۔ موئید میاں سراج الدین صاحب آرمی کنٹرکٹر۔

ریزولیوشن ۳ قرار پایا کہ مندرجہ بالا ہر دو ریزولیوشنز کی نقول ہز ایکسلینسی وائسرائے ہند شملہ۔ سکرٹری صاحب فارن ڈیپارٹمنٹ شملہ۔ ریذیڈنٹ صاحب بہادر کشمیر۔ ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر و سرراجہ ہری سنگھ صاحب بہادر جنرل سکرٹری صاحب مسلم کشمیری کانفرنس۔ سکرٹری صاحب کشمیر پبلسٹی بورڈ اور اخبارات میں بھیجی جائیں۔ محرک ایم چراغ الدین صاحب موئید شیخ غلام رسول صاحب

انجمن کشمیری مسلمانان گوجرانوالہ

۲۱ جون ۱۹۲۵ء

ریزولیوشن ۱ انجمن کشمیری گوجرانوالہ کا یہ جلسہ خواجہ سعدالدین صاحب شال کی جلاوطنی۔ خواجہ حسن شاہ صاحب نقشبندی کی ضبطی جاگیر۔ خواجہ نور شاہ صاحب تحصیلدار کی علیحدگی بذریعہ استعفا پر جو حکومت کشمیر کی طرف سے میموریل اصلاحات کے پیش کرنے کی پاداش میں عمل میں لائی گئی ہے۔ نہایت شدومد سے احتجاج کرتا ہے۔ اور نیز کارروائی کمیشن کا فیصلہ صادر ہونے کے بغیر میموریل دہندگان کو مورد عتاب کرنے پر اظہار نفرت کرتا ہے۔ محرک ملک عبدالقیوم صاحب بی اے بیرسٹرایٹ لا سابق ایڈیٹر مسلم سٹینڈرڈ لنڈن موئید شیخ عطا محمد صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل رئیس گوجرانوالہ و پبلک پراسیکیوٹر گجرات۔

ریزولیوشن ۲ انجمن کشمیری مسلمانان گوجرانوالہ کا یہ جلسہ مملکت جموں و

کشمیر میں اصلاحات مندرجہ میموریل کی نہایت زور سے تائید کرتا ہے۔ اور اس امر کا متمنی ہے۔ کہ سری حضور مہاراجہ صاحب بہادر متعصب حکام کے فرقہ وارانہ طرز عمل کا استیصال کر کے اصلاحات مجوزہ میموریل پر ترحم خسروانہ سے کام لیکر عملدرآمد کرنے کا حکم صادر فرمائیں گے۔ تاکہ مملکت کشمیر و جموں کی ترقی و خوشحالی سے حضور مہاراجہ صاحب بہادر کا عہد حکومت درخشاں و تاباں ہو۔ محرک منشی جان محمد صاحب مالک و منیجر کشمیر ہوس گوجرانوالہ مؤید حکیم مولوی محمد عبداللہ صاحب امام جامع مسجد۔

ریزولیوشن ۳ انجمن کشمیری مسلمانان گوجرانوالہ کا یہ جلسہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر وائسرائے ہند و جناب سیکرٹری صاحب فارن ڈیپارٹمنٹ شملہ و جناب ریذیڈنٹ صاحب جموں و کشمیر کی خدمت عالیہ میں باادب التماس کرتا ہے۔ کہ وہ مسلمانان کشمیر (جو مملکت جموں و کشمیر میں غالب حصہ ہیں۔ اور محاصل ملکی کا بیشتر حصہ ادا کرتے ہیں) کے تحفظ حقوق کا مشورہ دربار کشمیر کو دے کر جملہ بہی خواہان کشمیر کو ممنون فرمائیں۔ محرک مولوی محمد مطیع اللہ صاحب بی اے ایل ایل بی ڈیل۔ مؤید سیٹھ علم دین صاحب مالک کشمیر شاپ

انجمن کشمیری مسلمانان وزیرآباد

۳ جولائی ۱۹۲۵ء

ریزولیوشن ۱ کشمیری مسلمانان وزیرآباد کا یہ جلسہ خواجہ سعدالدین صاحب شال رئیس کشمیر کی جلاوطنی۔ خواجہ حسن شاہ نقشبندی رئیس کشمیر کی ضبطی جاگیر اور خواجہ نور شاہ صاحب تحصیلدار کی علیحدگی بذریعہ جبری استعفے پر دربار کشمیر کے انصاف کش حکم کے خلاف نفرت و حقارت کا اظہار کرتا ہے محرک بابو غلام حسن صاحب رئیس اعظم و سوداگر چوب و میونسپل کمشنر۔ مؤید بابو غلام محمد صاحب۔

ریزولیوشن ۲ کشمیری مسلمانان وزیر آباد کا یہ جلسہ ریاست کشمیر میں اصلاحات مندرجہ میموریل کی نہایت زور سے تائید کرتا ہوا ہز ہائنس مہاراجہ صاحب بہادر اور سر راجہ صاحب بہادر ولی عہد ریاست سے اس امر کا متمنی ہے کہ وہ ریاست کے بعض متعصب حکام کے فرقہ وارانہ طریق عمل کا استیصال کر کے اصلاحات مندرجہ میموریل پر ترحم خسروانہ کا حکم نافذ فرمائیں۔ تاکہ مملکت جموں و کشمیر کی ترقی و خوشحالی سے حضور مہاراجہ صاحب بہادر و سر راجہ ہری سنگھ بہادر ولی عہد ریاست کا عہد حکومت درخشاں اور تاباں ہو۔ محرک بابو غلام رسول صاحب سوداگر چوب و سکرٹری انجمن کشمیری مسلمانان وزیر آباد۔ مؤید منشی غلام رسول صاحب۔

ریزولیوشن ۳ کشمیری مسلمانان وزیر آباد کا یہ جلسہ حضور نواب گورنر جنرل بہادر وائسرائے ہند۔ صاحب سیکرٹری فارن ڈیپارٹمنٹ شملہ۔ ریزیڈنٹ صاحب بہادر کشمیر کی خدمت میں بہ ادب یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ وہ مسلمانان کشمیر کے نمائندگان خواجہ سعدالدین صاحب شال کی جلاوطنی۔ خواجہ حسن شاہ صاحب نقشبندی کی ضبطی جاگیر اور خواجہ نور شاہ صاحب تحصیلدار وغیرہ کی جبریہ علیحدگی کے متعلق احکام دربار کشمیر کے خلاف سخت رنج واندوہ کا اظہار کرتا ہوا حضور والا سے استدعا کرتا ہے کہ وہ اس معاملہ میں دخل دے کر مصائب زدگان کشمیر کو دربار جموں و کشمیر کی شکر گذاری کا موقعہ دیں۔

ریزولیوشن ۴ صاحب صدر جلسہ منشی نبی بخش صاحب کی تحریک سے قرار پایا کہ ان تمام ریزولیوشنز کی نقول گورنمنٹ آف انڈیا۔ دربار کشمیر۔ اور مسلم کشمیری کانفرنس کو بھیجی جائیں۔

کشمیری مسلمانان لائل پور

۲۹ جولائی ۱۹۲۵ء

ریزولیوشن ۱۔ انجمن کشمیری مسلمانان لائلپور کا یہ جلسہ خواجہ سعد الدین صاحب شال کی جلا وطنی۔ خواجہ حسن شاہ صاحب نقشبندی کی ضبطی جاگیر خواجہ نور شاہ صاحب تحصیلدار کی علیحدگی کے متعلق دربار جموں وکشمیر نے جو احکام صادر کئے ہیں۔ ان کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہوا ہز ہائنیس مہاراجہ صاحب بہادر و سر راجہ ہری سنگھ صاحب ولی عہد بہادر کی خدمت میں بادب مستدعی ہے۔ کہ وہ دربار کے اس حکم کو منسوخ فرمائیں اور مسلمانان کشمیر کی حقیقی تکالیف کو دور کر کے لا انتہا مسلم بہی خواہان ریاست کو مشکور فرمائیں۔ محرک خانصاحب ملک کرم الدین صاحب۔ مؤید شیخ فیروز الدین صاحب۔

ریزولیوشن ۲۔ انجمن ہذا کا یہ جلسہ نواب گورنر جنرل والیسرائے ہند صاحب سیکرٹری فارن ڈیپارٹمنٹ شملہ۔ ریزیڈنٹ صاحب بہادر جموں و کشمیر کو دربار کشمیر کے ناجائز حکم (جس کے رو سے مندرجہ صدر فدا کاران ملت کو مبتلائے مصائب کیا گیا ہے) کے خلاف از روئے انصاف توجہ دلاتا ہے۔ کہ وہ دربار کشمیر کو اس حکم کی منسوخی کی طرف توجہ دلائیں۔ اور ۹۷ فی صدی رعایائے کشمیر کے تحفظ حقوق کا انتظام فرما کر مسلم دنیا کو شکر گذار فرمائیں۔ محرک چوہدری وزیر الدین صاحب مؤید ملک محمد عظیم صاحب

ریزولیوشن ۳۔ انجمن ہذا کا یہ جلسہ مندرجہ صدر مصائب زدگان کے ساتھ اس مصیبت عظمےٰ میں ان کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس آزمائش میں صبر و استقامت عطا کرے اور ان کی اس قربانی کا بہترین نعم البدل ان کو اور ان کی پسماندہ قوم کو دین و دنیا میں عطا کرے۔ محرک حکیم نور الدین صاحب پریزیڈنٹ مؤید خانصاحب ملک کرم الدین صاحب

انجمن کشمیری مسلمانان کڑیانوالہ

(ضلع گجرات) ۲۴ مئی ۱۹۲۵ء

ریزولیوشن ۱؎ کشمیری مسلمانان کڑیانوالہ کا یہ جلسہ ریاست کشمیر کی مسلم آزار پالیسی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہوا حضور مہاراجہ صاحب بہادر والئی ریاست جموں وکشمیر سے عدل والنصاف کے نام پر استدعا کرتا ہے کہ وہ بیکس مسلمانان کشمیر کو ریاست ہذا کے اندر ہر ایک محکمہ میں ان کے واجبی حقوق عطا کرتے ہوئے خواجہ حسن شاہ صاحب نقشبندی کی ضبطئ جاگیر۔ خواجہ سعدالدین صاحب شال کی جلاوطنی اور خواجہ نور شاہ صاحب تحصیلدار وغیرہ کی علیحدگی و برطرفی کے احکام منسوخ فرما کر ۹۷ فی صدی آبادی کی دلجوئی کرے۔ محرک فقیر محمد صاحب ۔ مؤید منشی غلام رسول صاحب سکرٹری انجمن کشمیری مسلمانان کڑیانوالہ۔

ریزولیوشن ۲؎ قرار پایا کہ مندرجہ بالا ریزولیوشن کی نقول اخبار کشمیری سیاست۔ زمیندار۔ مسلم آوٹ لک اور آنریبل ریذیڈنٹ صاحب کشمیر اور صاحب پرائیویٹ سکرٹری مہاراجہ صاحب جموں وکشمیر و کشمیری کانفرنس کو روانہ کی جائیں۔

مسلم کشمیری انجمن سانگلہ (ضلع شیخوپورہ)

۲۶ جولائی ۱۹۲۵ء

ریزولیوشن ۱؎ مسلم کشمیری انجمن سانگلہ کا یہ جلسہ ہز ہائنس مہاراجہ صاحب بہادر جموں وکشمیر و سر راجہ ہری سنگھ صاحب ولیعہد ریاست سے استدعا کرتا ہے کہ خواجہ سعدالدین صاحب شال رئیس سرینگر کی جلاوطنی خواجہ حسن شاہ صاحب نقشبندی رئیس سرینگر کی ضبطئ جاگیر۔ خواجہ

نورشاہ صاحب تحصیلدار کی علیحدگی وغیرہ کے متعلق جو احکام صادر ہو چکے ہیں۔ ان پر نظرثانی فرمائیں۔ اور مسلمانان کشمیر کی حقیقی تکالیف کو دور کر کے تمام بہی خواہان ریاست کو شکرگذاری کا موقع بخشیں۔

محرک چوہدری محمد الدین صاحب مؤید محمد عبداللہ خاں صاحب

ریزولیوشن ۲ مسلم کشمیری انجمن سانگلہ کا یہ جلسہ اصلاحات مندرجہ میموریل کی نہایت زور سے تائید کرتا ہوا حضور مہاراجہ صاحب بہادر و سر راجہ ہری سنگھ بہادر سے استدعا کرتا ہے کہ وہ میموریل اصلاحات مجوزہ پر ترحم خسروانہ سے کام لے کر عمل درآمد کرنے کا حکم نافذ فرمائیں تاکہ مملکت کشمیر وجموں کی ترقی اور خوش حالی سے موجودہ حکمران کا عہد حکومت درخشاں و تاباں ہو۔

محرک سمند خاں صاحب مؤید محمد رفیع صاحب بی اے بابا قریشی

ریزولیوشن ۳ انجمن ہذا کا یہ جلسہ جناب گورنر جنرل وائسرائے ہند صاحب سیکرٹری فارن ڈیپارٹمنٹ شملہ۔ ریزیڈنٹ صاحب بہادر جموں و کشمیر کی خدمت میں بہ ادب استدعا کرتا ہے کہ وہ مظلوم ۹۷ فیصدی مسلم رعایائے کشمیر کے تحفظ حقوق کا مشورہ دربار کشمیر کو دے کر مسلمانان کشمیر کو ممنون فرمائیں۔

محرک محمد حسین صاحب۔ مؤید محمد الدین صاحب

ریزولیوشن ۴ انجمن ہذا کا یہ جلسہ منظور کرتا ہے کہ مندرجہ بالا قراردادوں کی نقول ہز ہائنس مہاراجہ صاحب بہادر سر راجہ ہری سنگھ ولی عہد بہادر۔ آنریبل ریزیڈنٹ صاحب جموں و کشمیر۔ پرائیویٹ سیکرٹری وائسرائے ہند شملہ۔ سکرٹری صاحب فارن ڈیپارٹمنٹ شملہ۔ سیکرٹری صاحب آل انڈیا مسلم کشمیری کانفرنس لاہور سیکرٹری صاحب کشمیر پبلسٹی بورڈ اور اخبارات کے نام بھیجی جائیں۔

مسلمانان شملہ

۲۶ جون سنہ ۱۹۲۵ء

قرارداد ۱ مسلمانانِ شملہ کا یہ عام جلسہ حضور مہاراجہ صاحب بہادر جموں و کشمیر

سے بہ ادب استدعا کرتا ہے کہ حضور مہاراجہ صاحب موصوف مراحم خسروانہ سے کام لیکر مسلمانان کشمیر کی تکالیف کو رفع فرماتے ہوئے انہیں ریاست کشمیر میں حسب تناسب آبادی حقوق عطا فرماکر جملہ مسلمانوں کو ممنونیت و تشکر کا موقع دیں۔

قرارداد ۲ مسلمانان شملہ کا یہ عام جلسہ حضور مہاراجہ صاحب بہادر سے ملتجی ہے کہ خواجہ سعدالدین صاحب شال رئیس اعظم کی جلا وطنی۔ خواجہ حسن شاہ صاحب نقشبندی کی ضبطیٔ جاگیر۔ اور خواجہ نور شاہ صاحب کی سٹیٹ سروس سے علیحدگی کے متعلق جو احکام ریاست سے صادر ہو چکے ہیں۔ ان پر نظر ثانی فرماکر تمام متذکرہ صدر اصحاب کو ان کے سابقہ حالات پر بحال فرماتے ہوئے اپنی رعایا پروری اور عدل گستری کا ثبوت۔ اور جملہ بہی خواہان ریاست کو شکر گذاری کا موقع دیں۔

قرارداد ۳ بالاتفاق رائے حاضرین طے ہوا کہ منظور شدہ قراردادوں کی نقول پرائیویٹ سیکرٹری حضور وائسرائے ہند صاحب سیکرٹری فارن اینڈ پولٹیکل ڈیپارٹمنٹ شملہ۔ آنریبل ریزیڈنٹ بہادر کشمیر۔ فائنس ممبر ریاست کشمیر۔ پرائیویٹ سکرٹری حضور مہاراجہ صاحب بہادر کشمیر کو بغرض اطلاع و صدور احکام ثانی اور صاحب سیکرٹری کشمیر پبلسٹی بورڈ کو برائے انطباع اخبارات بھیجی جائیں۔

انجمن اسلامیہ پنجاب لاہور

۱۰ جولائی سنہ ۱۹۲۵ء

انجمن اسلامیہ پنجاب (لاہور) کی منتظمہ کمیٹی کا یہ جلسہ بصدارت خان بہادر نواب محمد علی خاں صاحب سی۔ ایس آئی پریزیڈنٹ انجمن ہذا مہاراجہ صاحب کشمیر و جموں کے ان ناواجب اور غیر منصفانہ حکموں کے برخلاف اظہار نفرت کرتا ہے اور صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ کہ خواجہ سعدالدین صاحب شال کو جو ایک مسلم رہنما ہیں۔ خارج از بلد کیا گیا ہے۔ اور خواجہ حسن شاہ صاحب نقشبندی

کی جائداد ضبط کی گئی۔ اور خواجہ نور شاہ صاحب تحصیلدار کو محضر نامہ کے سلسلہ میں میں جو مسلم رعایا نے وائسرائے کے پیش کیا تھا۔ استعفیٰ دینے پر مجبور کیا گیا انجمن ہذا مہاراجہ صاحب سے درخواست کرتی ہے کہ وہ مندرجہ بالا حکموں کو واپس لیں۔ اور اس طرح اپنی مسلم رعایا کے ساتھ انصاف برتیں

انجمن کشمیری مسلمانانِ امرتسر

۷ جون ۱۹۲۵ء

انجمن کشمیری مسلمانان امرتسر کا یہ جلسہ مہاراجہ صاحب بہادر کشمیر سے استدعا کرتا ہے۔ کہ وہ خواجہ حسن شاہ صاحب نقشبندی کی ضبطی جاگیر۔ خواجہ سعدالدین صاحب شال کی جلا وطنی اور خواجہ نور شاہ صاحب کی علیحدگی کے متعلق جو احکام صادر ہو چکے ہیں۔ ان پر مہربانی فرما کر نظر ثانی فرمائیں۔ اور مسلمانانِ کشمیر کی حقیقی تکالیف کو دور کر کے تمام بہی خواہانِ ریاست کو شکر گذاری کا موقعہ دیں۔ محرک خواجہ غلام یٰسین صاحب بی اے بیرسٹرایٹ لاء و میونسپل کمشنر امرتسر

کشمیری مسلمانان ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

۱۱۔ اگست ۱۹۲۵ء

ریزولیوشن ۱ مسلم کشمیری انجمن ڈسکہ کا یہ جلسہ دربار جموں وکشمیر کے اس ناجائز حکم کے خلاف (جس کی رو سے خواجہ سعدالدین صاحب کی شال کی جلا وطنی۔ خواجہ حسن شاہ صاحب نقشبندی کی ضبطی جاگیر۔ خواجہ نور شاہ صاحب تحصیلدار کی علیحدگی عمل میں لائی گئی) صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے مہاراجہ صاحب بہادر جموں وکشمیر سے استدعا کرتا ہے کہ وہ مندرجہ بالا حکم کو منسوخ فرما کر بہی خواہان ریاست کو شکر گذاری کا موقع بخشیں۔ محرک منشی حیات محمد صاحب۔ مؤید منشی عبدالقادر صاحب۔

ریزولیوشن ۲۔ مسلم کشمیری انجمن ڈسکہ کا یہ جلسہ حضور وائسرائے ہند کو دربار جموں وکشمیر کے اس ناجائز حکم کی طرف توجہ دلاتا ہے جس کی رو سے خواجہ سعد الدین صاحب شال کی جلاوطنی۔ خواجہ حسن شاہ صاحب نقشبندی کی ضبطی جاگیر۔ خواجہ نور شاہ صاحب تحصیلدار کی علیحدگی عمل میں لائی گئی ہے۔ اور استدعا کرتا ہے کہ حضور اس معاملہ میں دخل دیکر دربار جموں اور کشمیر کو مندرجہ بالا حکم واپس لینے کی ترغیب دیکر لکھوکھا مسلمانان کشمیر کو مشکور فرمادیں۔

محرک صوبیدار شادی خاں   مؤید مولوی نور محمد صاحب قریشی۔

مسلمانانِ گجرات

ینگمین مسلم ایسوسی ایشن گجرات کے زیر اہتمام ۱۷۔ اگست ۱۹۲۵ء کو ایک جلسہ بصدارت شیخ کرامت اللہ صاحب رئیس اعظم و میونسپل کمشنر منعقد ہوا مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے۔

(۱) ینگمین مسلم ایسوسی ایشن کا یہ جلسہ دربار جموں وکشمیر کے اس ناجائز حکم کے خلاف جس کی رو سے خواجہ سعد الدین صاحب شال رئیس سرینگر کی جلاوطنی۔ خواجہ حسن شاہ صاحب رئیس سرینگر کی ضبطی جاگیر۔ خواجہ نور شاہ صاحب تحصیلدار کی علیحدگی عمل میں لائی گئی ہے، نفرت و حقارت کا اظہار کرتا ہوا حضور وائسرائے گورنر جنرل ہند سے استدعا کرتا ہے کہ وہ مندرجہ بالا مظلومین کشمیر پر رحم کر کے دربار جموں وکشمیر کو اپنا سکھاشاہی حکم واپس لینے کی طرف توجہ دلائیں۔ محرک بابو غلام حیدر صاحب مؤید عبدالمالک صاحب و مسٹر عبدالمجید صاحب سوداگر بوٹ و شوز۔

(۲) ینگمین مسلم ایسوسی ایشن گجرات کا یہ جلسہ مندرجہ بالا مظلومین کشمیر سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہوا دعا کرتا ہے کہ خداوند کریم انہیں اس آزمائش میں صبر عطا کرے۔ محرک میاں احمد حسین صاحب رشید مؤید غلام حسین صاحب ٹیلر ماسٹر۔

(۳) ینگمین مسلم ایسوسی ایشن گجرات کا یہ جلسہ قرار دیتا ہے کہ مندرجہ بالا ریزولیوشنز کی نقول ہز ہائینس مہاراجہ صاحب جموں وکشمیر پرائیویٹ سکریٹری گورنر جنرل وائسرائے ہند و جملہ اخبارات ہند کے نام روانہ کیجائیں۔ محرک شیخ تاج محمد صاحب۔ مؤید میر کرم الٰہی صاحب میونسپل کمشنر۔

آل انڈیا مسلم کشمیری کانفرنس کی خدمات اور ضروریات

کانفرنس کے اخراجات اور ضروریات روز بروز بڑھ رہی ہیں گذشتہ ۱۲ سال میں کانفرنس نے تقریباً ۲۵ ہزار روپیہ قوم کے ہونہار مگر نادار طالب علموں کی اعلیٰ و پروفیشنل تعلیم میں صرف کیا ہے بہت سے ایسے بچے جو بوجہ عدم استطاعت تعلیم کی برکت سے محروم رہکر قعر مذلت میں ہوتے اب برسر روزگار ہوکر اپنا پیٹ پال رہے ہیں۔ اور کانفرنس کے ان ہمدردوں کے حق میں دعا کرتے ہیں جنہوں نے انہیں مالی، امداد دیکر ایثار کا ثبوت دیا۔

سنہ ۱۹۲۵-۲۴ء کے لئے کانفرنس نے تقریباً ۲۰ وظائف منظور کئے ہیں جن کی مجموعی سالانہ مقدار تین ہزار روپے کے قریب ہوگی۔ علاوہ ازیں کشمیر میں ابتدائی مکاتب جاری کرنیسے مسلمانوں میں تعلیم کا شوق اس قدر پیدا ہوا ہے۔ کہ اب تقریباً ہر ہفتہ مختلف دیہاتوں سے مکاتب جاری کرنے کے لئے درخواستیں آتی ہیں مگر بوجہ عدم گنجائش سرمایہ نہایت افسوس سے نامنظور کرنی پڑتی ہیں۔ کانفرنس کا مقصد یہ ہے کہ وہ قوم کے ہونہار اور تعلیم کا حقیقی شوق رکھنے والے کم بضاعت اور مستحق طلباٗ کی اس قدر امداد کرے جتنی کہ ان کو معقول طور پر ضرورت ہو اور کامیابی کے بعد امداد یافتگان برسر روزگار ہوکر اس قرض حسنہ کو پوری سہولیت اور آسانی کے ساتھ مناسب اور موزوں اقساط میں واپس کرکے دوسرے مستحق قومی طلباٗ کے لئے گنجائش پیدا کریں۔

اس مختصر گذارش کا مدعا یہ ہے کہ کانفرنس نے یہ بار عظیم محض اللہ تعالےٰ کے بھروسے اور قوم کے ہر اہل دل بھائی کی امداد کی امید پر اٹھایا ہے۔ اس لئے آپ سے استدعا ہے کہ آپ اس سرمایہ میں اپنی جیب سے امداد دیکر اور اپنے احباب سے امداد دلا کر ثواب دارین حاصل کریں۔ ترسیل زر بنام خواجہ غلام نبی صاحب فنانشل سکرٹری مسلم کشمیری کانفرنس لاہور اور تمام خط و کتابت بنام

سید محسن شاہ بی اے ایل ایل بی وکیل ہائیکورٹ لاہور

آنریری سیکرٹری مسلم کشمیری کانفرنس لاہور ہونی چاہئے۔

فہرست عہدہ داران آل انڈیا مسلم کشمیری کانفرنس لاہور

بابت سنہ ۱۹۲۴ء و سنہ ۱۹۲۵ء

(۱) شیخ عطا محمد صاحب بی اے ایل ایل بی پریزیڈنٹ
سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی۔

(۲) سید محسن شاہ صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل ہائی کورٹ
آنریری جنرل سیکرٹری۔

(۳) خواجہ فیروز الدین احمد صاحب بی اے بیرسٹر ایٹ لاء ایڈوکیٹ
ہائیکورٹ آنریری جائنٹ سکرٹری۔

(۴) منشی محمد الدین صاحب فوق ایڈیٹر اخبار کشمیری لاہور آنریری اسسٹنٹ سکریٹری

(۵) خواجہ غلام نبی صاحب اکونٹنٹ آنریری فنانشل سکرٹری۔

(۶) خواجہ صدر الدین صاحب آڈیٹر آنریری اگزیمنر

مطبوعہ کریمی سٹیم پریس لاہور

1996
1925
71